12658-اعتكاف ميں نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا طريقہ

سوال

ميں يہ جاننا چاہتا ہوں كہ اعتكاف ميں نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا طريقہ كيا تھا ؟

پسنديدہ جواب

اعتكاف ميں نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا طريقہ كامل آسان تھا.

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے رمضان المبارك ميں ليلۃ القدر كى تلاش ميں ايك بار رمضان كا پہلا اور درميانہ عشرہ اعتكاف كيا، پھر ان پر يہ ظاہر ہوا كہ ليلۃ القدر آخري عشرہ ميں ہے تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے آخري عشرہ كا اعتكاف ہميشگى كے ساتھ كرنا شروع كر ديا حتى كہ اپنے رب سے جا ملے.

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے زندگى ميں ايك بار آخر عشرہ كا اعتكاف نہ كيا تو اس كى قضاء ميں شوال كا پہلا ہفتہ اعتكاف كيا. صحيح بخاري اور صحيح مسلم.

اور جس برس نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى وفات ہوئى اس برس نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے بيس روز كا اعتكاف كيا. ديكھيں : صحيح بخاري حديث نمبر (2040).

كہا جاتا ہے كہ : اس كا سبب يہ تھا كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كو اپنى موت كا علم ہو چكا تھا اس ليے انہوں نے چاہا كہ خير و بھلائى كے كام زيادہ كر ليے جائيں تا كہ وہ اپنى امت كے ليے يہ بيان كر ديں كہ جب وہ آخر اعمال ميں پہنچيں تو اعمال صالحہ كثرت سے كرنے كى كوشش كريں تا كہ وہ اللہ تعالى سے بہتر حالت ميں مل سكيں.

اور يہ بھى كہا گيا ہے كہ : اس كا سبب يہ تھا كہ جبريل عليہ السلام ہر رمضان ميں نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے ساتھ قرآن مجيد كا ايك بار دور كيا كرتے تھے اور جس سال نبى صلى اللہ عليہ وسلم كى روح قبض ہوئى اس برس دوبار دور كيا تو اسى ليے نبى صلى اللہ عليہ وسلم دوبار جتنا اعتكاف كيا.

اور اس سے بھى قوي سبب يہ ہے كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے جس برس بيس ايام كا اعتكاف كيا اس سے پہلے برس آپ سفر پر تھے، اس كى دليل مندرجہ ذيل حديث ہے :

(ابى بن كعب رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم رمضان المبارك كا آخري عشرہ اعتكاف كيا كرتے تھے تو ايك سال آپ سفر پر چلے گئے اور اعتكاف نہ كر سكے لھذا آئندہ برس نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے بيس يوم كا اعتكاف كيا. اسے نسائى اور ابو داود نے روايت كيا ہے اور يہ الفاظ نسائى شريف كے ہيں، اور ابن حبان وغيرہ نے اسے صحيح قرار ديا ہے. اھ فتح البارى.

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم خيمہ لگانے كا حكم ديتے تو ان كے ليے مسجد ميں خيمہ نصب كر ديا جاتا تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم لوگوں سے عليحدگى ميں اس خيمہ ميں رہتے اور اپنے رب سے لگاؤ لگا ليتے حتى كہ واقعتا ان كے ليے خلوت پورى ہو گئى.

اور ايك بار نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے چھوٹے سے تركى خيمہ ميں اعتكاف كيا اور اس كے دروازے پر چٹائى لٹكائى گئى تھى. صحيح مسلم حديث نمبر (1167)

ابن قيم رحمہ اللہ تعالى زاد المعاد ميں كہتے ہيں :

یہ سب کچھ اعتکاف کا مقصد اوراس کی روح کے حصول کے لیے ہے ، اس کے برعکس جو کچھ جاھل لوگ کرتے ہیں اوراعتکاف کو عیش وعشرت اورملنے جلنے کی جگہ بنالیتے ہیں ، اوروہاں آپس میں گفتگواور گپیں ہانکتے رہتے ہیں تواعتکاف کا ایک رنگ تویہ ہے اوراعتکاف نبوی کا رنگ اور ہے .

دیکھیں : زادالمعاد(90/2)

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کی حالت میں مسجد کے اندرہی رہتے وہاں سے صرف ضرورت کی بنا پر ہی باہر تشریف لے جاتے تھے .

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ : جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کی حالت میں ہوتے توضرورت کے بغیر گھرمیں تشریف نہیں لاتے تھے . صحیح بخاري حدیث نمبر (2029)اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ : (انسانی حاجت کے بغیر نہیں آتے تھے) امام زھري رحمہ اللہ تعالی نے اس کی ہے کہ پیشاب اورپاخانہ کے لیے باہر نکلتے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دوران طواف اپنی صفائی کا بھی خیال رکھتے اور مسجد سے ہی اپنا سر مبارک عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے حجرہ میں کرتے تووہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سر دھوتیں اور کنگھی کردیتی تھیں .

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ : نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں ہوتے تومیري طرف اپنا سر کرتے تومیں حالت حیض میں ہی انہیں کنگھی کرتی تھی .

اورایک روایت میں ہے کہ : میں ان کا سر دھوتی تھی . صحیح بخاري حدیث نمبر (2028) صحیح مسلم حدیث نمبر (297) تسریح کا معنی سر میں کنگھی کرنا ہے .

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اورحدیث میں خوشبولگانے اور صفائی اور غسل کرنے مونڈنے اور بناؤ وسنگھار کرنے کا جواز پایا جاتا ہے ، اور جمہور علماء اسی پر ہیں کہ اعتکاف میں وہی چیز مکروہ ہے جومسجد میں مکروہ ہے . اھ

اوررسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طریقہ تھا کہ جب آپ اعتکاف کی حالت میں ہوتے نہ تو مریض کی عیادت کرتے اورنہ ہی جنازہ میں شریک ہوتے ، یہ اس لیے تھا کہ ساراوقت اللہ تعالی سے مناجات پر توجہ مرکوزرہے ، اوراعتکاف کی حکمت پوري اور مکمل ہواوروہ حکمت لوگوں سے علیحدگی اوراللہ تعالی کے ساتھ لگاؤ ہے .

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ : (اعتکاف کرنے والے کے لیے سنت طریقہ یہ ہے کہ وہ نہ تومریض کی عیادت کے لیے جائے اورنہ ہی جنازہ میں شریک ہو، اورنہ ہی بیوي سے مباشرت کرے اوراسے چھوئے ، اورکسی بھی ضرورت کے لیے وہاں سے نہ نکلے لیکن جس ضرورت کے پورے کیے بغیر کوئی چارہ نہ ہواس کے لیے نکل سکتا ہے) سنن ابوداود حدیث نمبر(2473) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اس حدیث کو صحیح ابوداود میں صحیح قراردیا ہے .

امام شوکانی رحمہ اللہ تعالی نیل الاوطار میں کہتے ہیں :

" بیوي کونہ توچھوئے اورنہ ہی مباشرت کرے "اس سے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے جماع مرادلیا ہے .

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کی حالت میں ہوتے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض ازواج مطہرات آپ کی زیارت کے لیے تشریف لاتیں تواورجب وہ جانے کے لیے اٹھتیں توآپ انہیں گھر تک پہنچانے کے لیے ان کے ساتھ تشریف لے جاتے ، اوریہ رات کے وقت ہوتا تھا .

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ام المؤمنین صفیہ رضی اللہ تعالی عنھا بیان کرتی ہیں کہ وہ رمضان کے آخري عشرہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے مسجد میں ان کے اعتکاف والی جگہ میں آئيں اور کچھ دیران کے ساتھ بات چیت کرتی رہیں، اور پھر واپس جانے کے لیے اٹھیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ انہیں واپس پہنچانے لیے اٹھ کھڑے ہوئے. یعنی ان کے گھر پہنچانے کے لیے. صحیح بخاري (2035) صحیح مسلم (2175)

خلاصہ یہ ہوا کہ: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اعتکاف آسان و سھولت کا نشان تھا نہ کہ سختی وشدت کا، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سارا وقت اللہ تعالی کے ذکر اور لیلۃ القدر کی تلاش میں اللہ تعالی کی طرف متوجہ رہنے اور اس کی اطاعت وفرمانبرداري میں بسر ہوتا تھا.

مزید تفصیل کے لیے ابن قیم کی زاد المعاد (2/90) اور ڈاکٹر عبد اللطیف بالطو کی الاعتکاف نظریۃ تربویۃ دیکھیں.

واللہ اعلم.